اسمائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معنویت
(احادیث واقوالِ صحابہ کی روشنی میں)

محمد طاہر مصطفےٰ *

اسمائے رسول محض عقیدت رسول میں انسانی فکر وخیال کی اختراعات یا محبت رسول میں دل فریفتگی کی کوئی دیوانہ وار اصطلاحات نہیں ہیں بلکہ یہ دنیا کی تمام زبانوں، تمام کلاموں اور تمام کتابوں بشمول آسمانی کتابوں میں کائنات کے سب سے بڑے رہنمائے انسانیت اور اللہ رب العزت کے سب سے محبوب رسول کی ذات وصفات کی مخاطبانہ صورتیں، عقلی توجیہات، لفظی تصویریں اور تصورات کی سچی تعبیریں ہیں۔

کائنات کے سرمایہ ہائے علوم اور خزانہ ہائے معارف کی یہ سعادت مندی اور خوش بختی ہے کہ ان کے دامن میں اللہ رب العزت کے اسماء الحسنیٰ اور اسمائے رسول بھی جلوہ افروز ہیں۔ یہ انہی اسماء الحسنٰی اور اسمائے رسول کی نورافشانی ہے جس سے تمام دوسرے علوم کو روشنی اور وجود نصیب ہوتا ہے، اگر کسی نے عقیدت، محبت یا دل فریفتگی میں اپنی تقریر وتحریر کے اندر اسمائے رسول کا اختراع کیا ہے تو یہ اس دیوانے اور عاشق رسول کی اپنی خوش نصیبی ہے مگر جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات اور سیرت واخلاق کو جاننے کے لیے باقاعدہ مآخذ ومصادر ہیں۔ ان میں قرآن کریم کے بعد حدیث اخذ اسمائے رسول کا دوسرا مستندترین ماخذ ہے۔

جس طرح آیات قرآن سے ہم ذات اور صفاتِ رسول سے متعلق مستند اسمائے رسول کے لعل وگہر کا ایک مستقل باب ترتیب دے سکتے ہیں، اسی طرح ''حدیث'' کے ورثے میں بھی سیرت الرسول کے مختلف عنوانات کے طور پر اسمائے رسول کا خزانہ وافر مقدار میں موجود ہے۔ مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ارشادات ہیں:

أنا محمّد و أحمد و المقفّی و الحاشر و نبیّ التوبة و نبیّ الرحمة (۱)

میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفّی اور حاشر ہوں اور نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں۔

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چھ اسمائے مبارکہ محمد، احمد، المقفّی، الحاشر، نبی توبہ اور نبی رحمۃ خود اپنی زبان مبارکہ سے ارشاد فرمائے ہیں۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پانچ اسماء بیان فرمائے ہیں اور ساتھ قدرے ان

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی تہذیب وفکر، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، جوہر ٹاؤن لاہور، پاکستان

کی وضاحت بھی ارشاد فرمائی ہے:

لی خمسة أسماء: أنا محمد و أحمد و أنا الماحی الذی یمحو اللّٰہ بی الکفر و أنا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمیّ و أنا العاقب۔(۲)

میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں، احمد ہوں، ماحی (کفر کو مٹانے والا) ہوں کہ رب کریم میرے توسط سے کفر (وشرک) کے ہر نشان کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں کہ سب لوگ (قیامت کے دن اپنی قبروں سے اٹھا کر) میرے قدموں میں جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب (سب نبیوں کے آخر میں آنے والا) ہوں۔

حدیث نبوی کی دین میں اس لیے بھی بڑی اہمیت ہے کہ قرآن نے سیدنا رسول اللہ ﷺ کو ''مبلغ قرآن'' اور ''معلم کتاب وحکمت'' قرار دیا ہے۔ تحلیل وتحریم کا منصب آپ ﷺ کو عطا کیا ہے۔ امت کے تمام معاملات اور فیصلوں پر قاضی بنایا ہے۔ تمام قضیوں اور جھگڑوں میں آپ ﷺ کو ''حکم'' ٹھہرایا ہے۔ مسلمانوں کی ہدایت کو آپ ﷺ کی اطاعت واتباع سے وابستہ کیا ہے اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ رسول جو دیں وہ لے لیں اور جس چیز سے منع کریں اسے چھوڑ دیں۔ قرآن کی رو سے ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ مسلمان دل و جان سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہ کریں گویا مختصراً رسول اللہ ﷺ کی ذات کو امت کے لیے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے آنحضرت ﷺ کے اقوال، اعمال اور احوال دین کا لازمی جزو بن گئے ہیں اور انہیں محفوظ کرنا امت نے اپنے اوپر فرض سمجھا۔ منصب نبوت چونکہ حضور اکرم ﷺ کی سیرت کا لازمی جزو تھا۔ اس لیے حدیث کا یہ سرمایہ آپ ﷺ کی سوانح حیات اور سیرت و کردار کے ایک بنیادی منبع کی حیثیت رکھتا ہے۔(۳)

جس طرح حدیث کا سرمایہ آپ ﷺ کی حیات اور سیرت اقدس کا ایک بنیادی منبع ہے اسی طرح اسمائے رسول کا بھی ایک بنیادی اور مستند ترین ماخذ ہے۔

بہت سے اسمائے رسول جن کا فخریہ انداز میں قرآن کریم نے بالواسطہ یا بلاواسطہ ذکر کیا ہے۔ حدیث رسول میں اسی طرح یہ اسماء بالواسطہ یا بلاواسطہ ذکر ہوئے ہیں۔ مثلاً

سیدنا احمد ﷺ (۴)

سیدنا الامین ﷺ (۵)

سیدنا الاول ﷺ (۶)

سیدنا الاولیٰ ﷺ (۷)

سیدنا الحق صلی اللہ علیہ وسلم (۸)

سیدنا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم (۹)

سیدنا الداعی صلی اللہ علیہ وسلم (۱۰)

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم (۱۱)

یہ بات طے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال میں عقائد کی درستگی، یوم حساب، جزا و سزا، دوزخ و بہشت، تخلیق آدم و عالم، وحی اور قدم انبیاء کے حالات و واقعات سے لے کر احکام، فرائض دینی، حلال و حرام، طہارت، عقوبات (تعزیرات) معاملات اور آداب و اخلاق کے متعلق زندگی کا پورا اور صالح نقشہ ترتیب پاتا ہے۔ جبکہ اسمائے رسول اس نقش حیات کی منزل کے راستے میں درست اطراف اور ترجیحات کا تعین کرنے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا صالح شاہراہ حیات کا جو نشان قرآن سے مل گیا وہ قبول اور مقبول ہے اور جس سمت کا اشارہ قرآن کریم سے واضح انداز میں نہیں ملا ایسے مثلاً شیء منزل کے لیے حدیث رسول سے اسمائے رسول کی جستجو اور تحقیق قدم بقدم راہنما ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ایک حدیث ہے:

قال قال رسول الله ﷺ بلغنى أن أقواما يقولون كذا و كذا، واللهِ أنا أبرُّ و أتقىٰ لِلّٰهِ منهم۔ (۱۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگوں نے ایسی ویسی باتیں کی ہیں۔ اللہ کی قسم میں سب سے زیادہ نیک اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ہم دو اسماء النبی اخذ کر سکتے ہیں ایک سیدنا الابر (سب سے بڑھ کر نیک) اور دوسرا سیدنا الاتقیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ارشاد مبارک ہے کہ میں ان دونوں اوصاف میں سب سے بڑھ کر ہوں۔

ابن عباسؓ سے ایک اور حدیث مروی ہے:

قال، قال رسول الله ﷺ أنا أكرم الأولين والأخرين ولا فخر۔ (۱۳)

(ابن عباسؓ کہتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اولین و آخرین میں سب سے بڑھ کر بزرگی والا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اپنے ارشاد مبارک سے واضح طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اخذ ہوسکتا ہے۔ سیدنا الاکرم

صلی اللہ علیہ وسلم جس کے معنی ہیں بہت بزرگی والے۔

عن ابی موسیؓ قال ، قال رسول اللہ ﷺ انزل اللہ امانین الامتی وماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم و ماکان اللہ معذبھم و ھم یستغفرون فاذا مضیت ترکت فیھم الاستغفار الیٰ یوم القیٰمۃ (۱۴)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے دو امان اتارے ہیں ایک یہ کہ اللہ ایسا نہیں کرے گا آپ کی موجودگی میں انہیں عذاب کرے، دوسرا اللہ ان کو عذاب نہیں کرے گا جب تک وہ معافی مانگتے رہیں گے جب میں چلا جاؤں گا تو قیامت کے دن ان میں استغفار چھوڑ جاؤں گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اخذ ہوسکتا ہے۔سیدنا الامان صلی اللہ علیہ وسلم جس کے معنی ہیں امن دینے والے۔

عن عبداللہ بن إبراھیم قال أشھد أنی سمعت أباھریرۃ یقول قال رسول اللہ ﷺ فإنّی آخر الانبیاء و إنّہ اٰخر المساجد(۱۵)

عبداللہ بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نبیوں میں سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد تمام مسجدوں سے آخری مسجد ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سیدنا الاخر صلی اللہ علیہ وسلم اخذ ہوتا ہے جس کے معنی و مفہوم میں شامل اور غالب ہے کہ آپ انبیاء میں سب سے آخری ہیں۔

عن عبداللہ بن عباسؓ قال ، قال رسول اللہ ﷺ أنا حبیب اللہ و لا فخر و أنا حامل لواء الحمد یوم القیٰمۃ ولافخر۔ (۱۶)

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پہ فخر نہیں اور میں روز قیامت علم حمد اٹھاؤں گا اس پر بھی مجھے کوئی فخر وغرور نہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اسمائے مبارکہ اخذ ہوسکتے ہیں ایک سیدنا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا سیدنا حامل لواء الحمد ﷺ ،یعنی علم حمد اٹھانے والے۔

قال رسول اللہ ﷺ إنما أنا القاسم و خازن واللہ یعطی (۱۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور خزانہ رکھنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ

مجھے عطا فرماتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو اپنی نعمتوں کے خزانے سے بے حد عطا فرمایا مگر آپ ﷺ نے سب کچھ تقسیم فرما دیا۔ کچھ بھی کبھی بھی اپنے پاس رکھا نہ جمع کیا۔ یہاں تک کہ پوری عمر مبارک میں آپ ﷺ پر ادائیگی زکوٰۃ کا اطلاق نہ ہوا۔ اس طرح اس حدیث سے آپ ﷺ کی صفات مبارکہ سے دو اسماء مبارکہ اخذ ہو سکتے ہیں سیدنا القاسم ﷺ اور سیدنا الخازن ﷺ۔

عن أبی هريرةؓ قال، قال رسول الله أنا سيد القوم يوم القيٰمة۔ (۱۸)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں قیامت کے دن قوموں کا سردار ہوں گا۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے ختم المرسلین ﷺ قیامت کے دن تمام قوموں کے سردار ہوں گے۔ ہر نبی اور ان کی قوموں کی نگاہیں شفاعت کے لیے آپ ﷺ کی جانب لگی ہوں گی۔ لہٰذا یہاں آپ ﷺ کی اس صفت مبارک سے آپ ﷺ کا اسم مبارک اخذ ہو سکتا ہے۔ سیدنا سید القوم ﷺ۔

عن المغيرة بن شعبةؓ يقول إنْ كان النّبیُّ ﷺ ليقوم أو ليصلّی حتّٰی تَرِمَ قدماه أو ساقاه فيقال له فيقول أفلا أكون عبداً شكوراً۔ (۱۹)

مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو قیام کرتے یا کبھی اتنی لمبی نماز پڑھتے کہ پاؤں مبارک سوج جاتے تھے۔ آپ ﷺ کی پنڈلیوں پر ورم آجاتے، آپ کو عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

یہ روایت سیرۃ نبوی کی تقریباً تمام کتابوں میں ملتی ہے کہ آپ ﷺ رات کو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں طویل قیام فرماتے تھے اور بہت طویل نماز اور نوافل ادا کیا کرتے تھے۔ اس پر ایک مرتبہ سیدہ عائشہؓ نے آپ سے اس طویل قیام کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے جواباً یہی ارشاد فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ اس سے واضح ہوا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطائے اکرام ونعمت پر بطور شکر گزار طویل قیام اللیل کیا کرتے تھے۔ آپ ؐ کی اس صفت مبارکہ آپ ﷺ کا صفاتی اسم گرامی اخذ ہو سکتا ہے۔ سیدنا الشکور ﷺ۔

اسی طرح اگر حدیث کے ضمن میں اقوال صحابہ کو لیا جائے تو ان میں سے بھی نادر اور مستند اسمائے رسول کا ایک مکمل باب ترتیب پا سکتا ہے۔ مثلاً

عن ابن عباسؓ قال كان النبی ﷺ أجود الناس بالخير (۲۰)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے۔

حضرت ابن عباسؓ کے اس قول سے نبی کریم ﷺ کی صفت سخاوت کی عکاسی ہورہی ہے۔ جس سے بجا طور پر آپ ﷺ کا اسم گرامی سیدنا الاجود ﷺ جس کے معنی ہیں سخاوت کرنے والے۔

عن أنسؓ قال کان رسول اللّٰہ أحسن الأناس وأجود الناس و أشجع الناس۔ (۲۱)

انسؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت، تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔

حضرت انسؓ کی اس روایت سے نبی کریم ﷺ کے تین اسماء مبارکہ ماخوذ ہوسکتے ہیں۔ سیدنا احسن الناس ﷺ، سیدنا اجود الناس ﷺ اور سیدنا اشجع الناس ﷺ۔

عن أنسؓ قال مارأیتُ أحدًا کان أرحمَ بالعیال مِن رسولِ اللّٰہ ﷺ ۔ (۲۲)

حضرت انسؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اہل وعیال پر شفقت فرمانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت انسؓ کے اس مشاہدے سے رسول اللہ ﷺ کا صفاتی اسم گرامی سیدنا ارحم العیال ﷺ اخذ ہوسکتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَزْھَرَ اللَّوْنِ کَأَنَّ عَرَقَہُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشٰی تَکَفَّأَ وَلَا مَسِسْتُ دِیبَاجَۃً وَلَا حَرِیرَۃً أَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْکَۃً وَلَا عَنْبَرَۃً أَطْیَبَ مِنْ رَائِحَۃِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. (۲۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا۔ اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک موتیوں کی طرح چمکتا تھا۔ جب آپ ﷺ چلتے تو آگے جھکتے ہوئے زور ڈال کر چلتے اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جتنی کہ رسول ﷺ کی ہتھیلی مبارک تھی۔ اور مشک وعنبر میں بھی وہ خوشبو نہیں پائی جو آپ ﷺ کے جسم اطہر میں تھی۔

سیدنا انسؓ نے اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کے ظاہری حسن اور خدو خال کا نقشہ کھینچا ہے اور یہاں شروع کے الفاظ سے ہی نبی کریم ﷺ کا صفاتی نام سیدنا الازہر ﷺ اخذ ہوسکتا ہے جس کے معنی ہوئے چمکتی ہوئی رنگت والے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :إِذَا صَلَّیْتُمْ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاۃَ عَلَیْہِ فَإِنَّکُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّ ذٰلِکَ یُعْرَضُ عَلَیْہِ قَالَ فَقَالُوا لَہُ فَعَلِّمْنَا قَالَ قُولُوا اللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِینَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِینَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّینَ

مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ اللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .(۲۴)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب تم رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجو تو خوب اچھا کیا کرو، تمھیں پتہ نہیں کہ شاید یہ درود آپ ﷺ کے ہاں پیش ہوں۔ انہوں نے کہا ہمیں سکھا دیجئے۔ انہوں نے فرمایا، کہواے اللہ تو اپنے درود، رحمتیں اور برکتیں بھیج رسولوں کے سردار پر جو متقیوں کے امام اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جو بھلائی کے امام اور نیکی کے قائد اور رحمت کے رسول ہیں اے اللہ ان کو مقام محمود نصیب فرما جس پر اگلے اور پچھلے رشک کریں گے۔ پھر درود ابراہیمی پڑھ کر سنایا۔

درود وشریف کی تعلیم وتعلم پر مبنی ابن مسعودؓ کی روایت کردہ اس حدیث سے آپ ﷺ کے کئی خوبصورت صفاتی اسمائے مبارکہ باب السماء النبی کی زینت بن سکتے ہیں۔ مثلاً سیدنا سید المرسلین ﷺ، سیدنا امام المتقین ﷺ، سیدنا خاتم النبیین ﷺ، سیدنا امام الخیر ﷺ، سیدنا قائد الخیر ﷺ اور سیدنا رسول الرحمۃ ﷺ۔

غرض اسماء النبی، کتاب النبی کا ایک مستقل اور ابتدائی باب ہے۔ اس باب سے سیرۃ اقدس کے دوسرے بے شمار ابواب وا ہوتے ہیں اور اسماء النبی کے حصول کے لیے ہمارے علمی بحر بے کنار میں مختلف ماخذ ہیں۔ مثلاً سب سے پہلا ماخذ کلام اللہ ہے جس میں واضح انداز میں بھی اسماء النبی مذکور ہیں اور اہم دلیل کے ساتھ قرآن کریم کی مختلف اور متعدد آیات سے بھی اسماء الرسول اخذ کرسکتے ہیں۔ جن آیات میں نبی کریم ﷺ کی صفات بیان ہوئی ہیں، قرآن کریم کے بعد رول اللہ ﷺ کے اسماء مبارکہ کا دوسرا بڑا مستند ماخذ آپ ﷺ کے اپنے اقوال ہیں اور صحابہؓ کے وہ اقوال ہیں جس میں انہوں نے آپ ﷺ کے ظاہری اور باطنی حسن کی لطافتیں بیان کی ہیں۔ اس کے بعد کتاب المغازی، کتب تاریخ وسیر، کتب تفاسیر، کتب اسماء الرجال اور نعتیہ شاعری سے بھی اسماء الرسول کا وافر ذخیرہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) الترمذی ، أبو عیسیٰ محمد بن عیسی:الشمائل المحمدیة، بیروت، لبنان، دار ابن حزم، باب ماجاء فی أسماء رسول اللّٰہ : ٣٦٢

(۲) البخاری: الجامع الصحیح،باب ماجاء فی أسماء رسول اللّٰہ : ٣٢٦٨؛ الترمذی : الشمائل المحمدیة ،باب ماجاء فی أسماء رسول اللّٰہ : ٣٦١

(۳) انورمحمود خالد، ڈاکٹر، اردو نثر میں سیرتِ رسول، لاہور، پاکستان، اقبال اکادمی ۱۹۸۹ء، ص: ۵۵-۵۶

(۴) قرآن حکیم، الصّف:٦؛البخاری، ابو عبداللّٰہ محمد بن اسماعیل:الجامع الصحیح، بیروت، کتاب المناقب، باب ماجاء فی أسماء الرسول:٣٢٦٨

(۵) الدخان:١٨؛مسلم،،الجامع الصحیح، کتاب الزکوٰۃ، باب اعطاء المولفة ومن یخاف علی ایمان ؛بن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان احمد بن حبان، الصحیح، بیروت، لبنان ، موسسة الرسالہ، ج:١، ص: ٢٠٥ ؛ابن خزیمه، ابو بکر محمد بن اسحاق، الصحیح، بیروت، لبنان ، المکتب الاسلامی، ج:٤، ص: ٧١

(۶) الانعام:۱۱۶؛ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی

(۷) الاحزاب:۶؛بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم

(۸) البقرہ-۱۱۹؛بخاری، کتاب الدعوات،باب الدعا اذا نتبة باللیل

(۹) الاحزاب:۴۰؛بخاری، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء الرسول

(۱۰) النحل:۱۲۵؛بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب و السنه، باب الاقتداء بسنن رسول

(۱۱) آل عمران:۱۴۴؛بخاری، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء الرسول

(۱۲) بخاری، کتاب الشرکة، باب الاشرکة، باب الاشتراك فی الهدی و البدن واذا اشرك الرجل فی هدیه بدما اهدیٰ

(۱۳) ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی

(۱۴) ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللّٰہ ﷺ ، باب و من سورۃ الانفال

(۱۵) مسلم، الصحیح، کتاب المساجد، باب فضل ، مسجد النبی و الصلوٰۃ فیه

(۱۶) ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی ﷺ
(۱۷) بخاری، کتاب فرض الخمس، باب الدلیل علی ان الخمس لنوائب رسول اللّٰہ و المساکین
(۱۸) بخاری، کتاب الاحادیث الانبیاء، باب قول اللّٰہ تعالیٰ انا رسلنا نوح الیٰ قومہٖ أند انذر
(۱۹) بخاری، کتاب التہجد، باب تحریص النبی علی قیام اللیل و النوافل
(۲۰) بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی
(۲۱) مسلم، کتاب الفضائل باب شجعہ
(۲۲) مسلم، کتاب الفضائل باب رحمۃ الصبیان و الصیال و تواضعہ و فضل ذالك
(۲۳) مسلم، کتاب الفضائل ، باب طیب عرقۃ لتبرك بہ
(۲۴) ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی، السنن، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ و السنہ فیھا باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ :۸۹۶

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

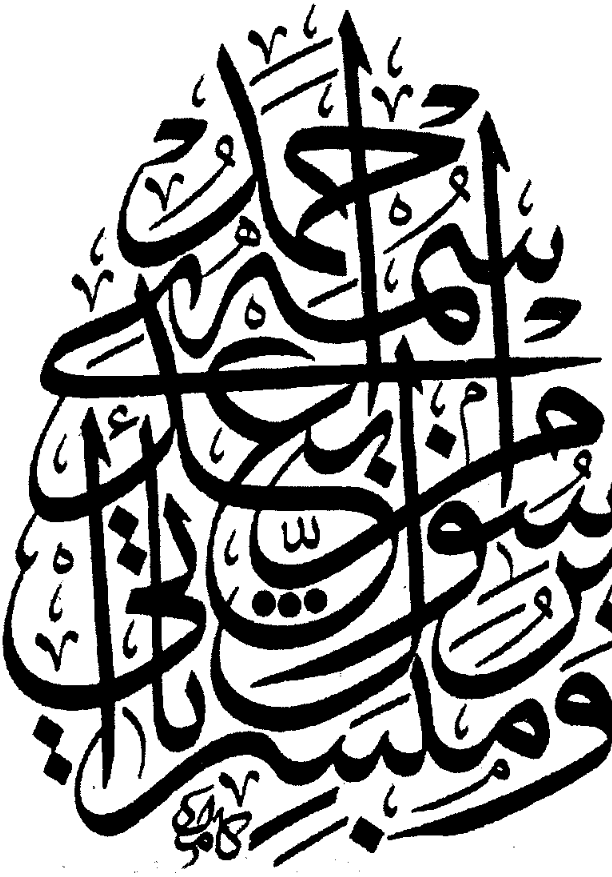
ومبشرا برسول يأتي من بعدي اسمه أحمد